

سے اٹھ کر جوالہ برق سے اپنے الم کدے کی خاموش و کشتہ شمع روشن کر لیتے ہیں۔

بلاشبہ اس دنیا میں انسان کے لیے رنج و غم علائق کی بنا پر ہے اور آزاد لوگ وہی کہلاتے ہیں، جن کا دامن علائق سے پاک ہو بیشک غم انہیں بھی ہوتا ہے کیونکہ جب تک زندگی باقی ہے، علائق سے کامل علیحدگی ناممکن ہے چونکہ ان کا دل کسی شے سے گہری وابستگی نہیں رکھتا، اس لیے غم بھی پاؤں نہیں ہو سکتا اور مرزا کے قول کے مطابق وہ صرف دم بھر کے لیے متاثر ہوتے ہیں مصائب کی جو بجلیاں ان پر گرتی ہیں انہیں کو اپنے ماتم خانے کی شمع بنا لیتے ہیں۔ یعنی بجلی چمکی، گری، ایک لمحے میں غائب ہو گئی۔ بس یہی کیفیت آزاد لوگوں کے غم کی ہے۔

ایک اور پہلو بھی الفاظ سے واضح ہے۔ یعنی دنیا بجلی سے لرزتی اور کانپتی ہے ہمارے لیے اس کی حیثیت ایک دیاسلائی کی ہے، بجلی چمکی اور ہم نے سمجھ لیا کہ ہمارے ماتم خانے کے لیے روشنی کا سامان مہیا ہو گیا۔

۲۔ لغات۔ گنجفہ : تاش کی طرح کا ایک کھیل، جس کے پتے تاش کے پتوں کے برعکس گول ہوتے ہیں، نیز ان کی تعداد باون کے بجائے چھیانوے ہوتی ہے اور آٹھ آدمی اسے مل کر کھیلتے ہیں۔ گنجفہ باز، گنجفہ کھیلنے والا۔

ورق گردانی : تاش یا گنجفہ کے پتے پھینکنا اور ہاتھوں میں پھیرانا۔
نیرنگ : عجائب۔

بُت خانہ : مراد ہے آرزوؤں اور تمناؤں کا بُت خانہ

شرح : ہمارے سامنے تمناؤں اور آرزوؤں کا ایک بُت خانہ عجائب و

غرائب سے آراستہ ہے۔ اس کی ورق گردانی کا نقشہ ہم بنے ہوئے ہیں۔ خیال کا گنجفہ باز ان پتوں کو برابر پلٹتا جا رہا ہے۔ ایک نقشہ آتا ہے اور وہ برہم ہو جاتا ہے، پھر دوسرا نقشہ سامنے آکھڑا ہوتا ہے۔ اس طرح محفلیں قائم ہوتی اور کبھرتی چلی جا رہی ہیں۔ یہی انسانی زندگی کا عام نقشہ ہے اور حقیقت یہ ہے کہ اس نقشے کو